خلیل احمد
پی ایچ ڈی سکالر شعبہ عربی
جامعہ اردو- کراچی
-
ڈاکٹر سردار احمد
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ عربی
جامعہ اردو- کراچی

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رح کے عربی اشعار کا تحقیقی جائزہ

RESEARCH ANAYLISES OF ARABIC POEMS OF MAKHDOOM MUHAMMAD HASHIM THATVI

Abstract

Hazrat Maulana Makhdoom Muhammad Hash-imThattawiborned in the house of Makhdoom Abdul GafoorThattawi on Wednesday, 10 Rabbi al-Awal 1104 AH as of 19 November 1662 AD. He acquired primary education from his father who was the prominent scholar of his time and he belonged to the Arab tribe of Haris bin Abdul Muttalib. And he received higher education from different and famous scholars of his age, in which scholars of Sindh and Harmain (Makkah and Madinah) are remarkable. And he is counted in Sindh's historians, narrative scholars, religious scholars, poets and writers. He published a number of books of which Kifayat-ul-Qari, Athaf Al-Akabir, and BiyazHashmi are on top.

And he had the command on many languages of which Arabic, Persian and sindhi are prominent. He was the on the top of poets of his age along with being the author and compiler. He read poetry in Arabic, Persian and Sindhi at a time.

And he had dedicated his entire life to the publication,

promotion, compilation and teaching of the religion of Islam. Finally, on Thursday, 6 Rajab, 1174 AH as on February 1761 AD he passed away and buried in the Makli cemetery

سندھ کا قدیم شہر ٹھٹہ علم وادب کے حوالے سے عالمی شہرت کا حامل تھا۔ یہ شہر نامور شعراء تذکرہ نگار، مؤرخین، علماء وفضلاء، فقہاءاور محدثین کی وجہ سے شہرت رکھتا تھا۔ یہ شہر محدثین فقہاء علماء مشاہیر کی وجہ سے پہچانا جاتا تھا۔ انہیں میں سے ایک سندھ کے لازوال مؤرخ محدث فقیہ مفسر شاعر ادیب مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رح بھی تھے، جس نے کفایۃ القاری، اتحاف الاکابر، بیاض ہاشمی، جیسی تصانیف لکھ کر اہل علم پر احسان کیا۔

حضرت مولانا علامہ محدث فقیہ مفسر قرآن شیخ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی بروز بدھ 10 ربیع الاول، 1104ھ (بمطابق 19 نومبر 1662ء) کو میر پور بٹھورو، ٹھٹہ، سندھ (موجودہ پاکستان) میں مخدوم عبدالغفور ٹھٹھوی کے گھر میں پیدا ہوئے۔() آپ کے نام کے ساتھ مخدوم کا لقب استعمال ہوتا ہے۔ مخدوم کوئی ذات اور قبیلہ نہیں ہے، بلکہ دین کی زیادہ خدمت کرنے کی وجہ سے انکو لوگوں نے مخدوم کہنا شروع کردیا

آپ کے نام کے ساتھ چار نسبتوں کا ذکر کیا جاتا ہے سندھی، بٹھوروی، بہرامپوری، اور ٹھٹھوی۔() ان چاروں نسبتوں کی وجہ تسمیہ کچھ یوں ہے "سندھی" چوں کہ آپ کا تعلق "سندھ" سے تھا اسی وجہ سے "سندھی" کہلاتے ہیں۔ "بٹھوروی" چوں کہ مخدوم صاحب کی پیدائش میر پور بٹھورہ میں ہوئی اسی وجہ سے "بٹھوروی" کہلاتے ہیں۔ "بہرامپوری" چوں کہ مخدوم صاحب فراغت علم کے بعد یہاں آئے تھے اسی وجہ سے آپ "بہرامپوری" کہلاتے ہیں۔ "ٹھٹھوی" چوں کہ مخدوم صاحب کا آخر دم تک ٹھٹہ سے تعلق رہا اور اسی میں آباد رہے اسی وجہ سے "ٹھٹھوی" کہلاتے ہیں۔

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی کے والد مخدوم عبدالغفور ٹھٹھوی، جو خود بھی ایک ممتاز عالم دین تھے، پہلے سیہون میں رہائش پزیر تھے۔ بعد میں گردش زمانہ کی وجہ سے ٹھٹہ کے علاقے میر پور بٹھورو میں آباد ہوگئے۔ ذات کے اعتبار سے پھنور تھے() اور ان کا نسب عرب قبیلے بنو حارث یعنی حارث بن عبدالمطلب سے ملتا ہے۔

جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا کہ مخدوم انکا لقب تھا ذات کے اعتبار سے مخدوم محمد ہاشم پھنور تھے، پھنور قوم کی تحقیق میں ڈاکٹر نبی بخش بلوچ نے لکھا ہے کہ "پھنور اصل میں عرب تھے، لیکن مویشیوں کے رکھوالے ہونے کی وجہ سے لوگ انکو پھنور کہنے لگے" ()اس قبیلے کے کچھ افراد جہاد کی غرض سے محمد بن

قاسم کے ساتھ پہلی صدی ہجری میں سندھ آئے تھے() اور ان میں سے کچھ افراد نے تبلیغ اسلام کو فروغ دینے کے لئے یہیں سکونت اختیار کرلی تھی۔ انہیں میں سے مخدوم محمد ہاشم کے آباواجداد کرام کا نسب ملتا ہے۔

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی کا تعلق علمی گھرانے سے تھا۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم مخدوم عبدالغفور سے حاصل کی۔ انکے پاس حفظ قرآن مکمل کیا اور فارسی، صرف، نحو اور فقہ کی تعلیم بھی اپنے والد سے حاصل کی۔ اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے ٹھٹہ شہر کا رخ کیا جو اس وقت علم وادب کے حوالے سے تمام دنیا میں مشہور تھا() یہاں انہوں نے مخدوم محمد سعید ٹھٹھوی سے عربی کی تعلیم حاصل کی۔ پھر مخدوم ضیاءالدین ٹھٹھوی (متوفی 1171ھ/ 1758ء) سے علم حدیث کی تعلیم حاصل کی اور بہت ہی مختصر عرصے میں ان علوم کی تکمیل کی۔ اسی دوران 1113ھ/1702ء میں مخدوم محمد ہاشم کے والد مخدوم عبدالغفور کا انتقال ہو گیا۔

مخدوم محمد ہاشم کو 1135ھ/1724ء میں حجاز مقدس کے سفر کے دوران علم حاصل کرنے کا موقع ملا اور انہوں نے حج کی سعادت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ مکہ اور مدینہ منورہ کے مشہور علماء اور محدثین سے علم حدیث، فقہ، عقائد اور تفسیر کا علم حاصل کیا اور سندیں لیں۔ مخدوم محمد ہاشم کے سندھ کے مشہور اساتذہ میں انکے والد محترم مخدوم عبدالغفور ٹھٹھوی، مخدوم محمد سعید ٹھٹھوی، مخدوم ضیاءالدین ٹھٹھوی، مخدوم رحمت اللہ ٹھٹھوی اور مخدوم محمد معین ٹھٹھوی کے نام سر فہرست ہیں۔() البتہ ڈاکٹر عبدالقیوم نے کفایۃ القاری کے مقدمے میں مخدوم ہاشم کے تین اساتذہ کے نام ذکر کیے ہیں، جبکہ ڈاکٹر عبدالرسول نے چھ نام ذکر کیے ہیں تو ان دونوں حضرات کے قول میں کوئی تضاد نہیں ہے، ڈاکٹر عبدالقیوم نے اختصار سے کام لیتے ہوئے تین نام ذکر کیے ہیں، اور جبکہ ڈاکٹر عبدالرسول قادری نے بسط سے کام لیا ہے۔

اس کے علاوہ حرمین کے سفر کے دوران جن اساتذہ سے علم حاصل کیا ان میں شیخ عبدالقادر بن ابی بکر بن عبدالقادر الصدیقی المکی (متوفی: 1138ھ) شیخ علی بن عبدالملک الدراوی المالکی المغربی المدنی (متوفی: 1145ھ) شیخ عید بن علی النمرسیالمصری الازہری الشافعی (متوفی: 1140ھ) علامہ شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم الکردی الکورانی المدنی (متوفی: 1145ھ) علامہ شیخ محمد بن عبداللہ المغربی الفاسی المدنی المالکی (متوفی: 1141ھ) شامل ہیں۔

مخدوم صاحب نے تحصیل علم کے بعد اپنے گاؤں میں سکونت اختیار کی اور وہاں کے لوگوں کو دین اسلام کی اشاعت و ترویج کے لیے وعظ اور تقریروں کا سلسہ شروع کیا لیکن وہاں کے لوگوں کو مخدوم ہاشم کے وعظ اور تقریروں کی اہمیت کا اندازہ نہ ہوا، اس لیے دلبرداشتہ ہو کر بٹھورو کے نزدیک گاؤں

بہرامپور میں سکونت اختیار کی لیکن وہاں کی صورت حال کچھ مختلف نہ تھی تو وہاں سے مخدوم صاحب ٹھٹہ شہر کی طرف گئے، اور یہاں آکر دارالعلوم ہاشمیہ کے نام سے مدرسے کی بنیاد رکھی، جہاں انہوں نے حسب خواہش دین اسلام کی اشاعت و ترویج، تصنیف وتالیف اور درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔

آپکے مشہور شاگردوں میں آپکے بڑے بیٹے عبدالرحمن بن محمد ہاشم (متوفی 1182ھ) اور دوسرے بیٹے علامہ قاضی شیخ عبداللطیف بن محمد ہاشم (متوفی 1178ھ) محدث علامہ شیخ ابوالحسن سندھی مدنی (متوفی 1177ھ)، شیخ الاسلام محمد مراد بن محمد یعقوب انصاری سندھی (متوفی 1198ھ) شیخ عبدالحفیظ بن درویش عجیمی مکی (متوفی 1146ھ) علامہ شیخ فقیر اللہ علوی افغانی (متوفی 1195ھ) شیخ علامہ محمد بن محمد اشرف بن آدم سندھی نقشبندی، شیخ سید عبدالرحمن بن سید محمد اسلم حنفی مکی اور شیخ مخدوم عبدالخالق سندھی ٹھٹھوی ہیں انکے علاوہ بھی بہت سارے شاگرد تھیں۔

مختلف علوم وفنون جن میں مخدوم صاحب نے نمایاں مقام حاصل کیا تھا، وہ فقیہ بھی تھے، مفتی بھی، محدث اور مفسر قرآن بھی، مؤرخ اور ناقد بھی لیکن انکی زندگی کا نمایاں پہلو انکا شاعر وادیب ہونا ہے۔ مختلف زبانوں پر عبور حاصل تھا جس میں عربی فارسی اور سندھی زبان قابل ذکر ہے، اور انکی بہت ساری تالیفات بھی ہیں۔ فقہ میں 54 کتابیں تالیف کیں، فضائل اور مناقب میں 17 کتابیں، حدیث وعلوم حدیث میں 15، علوم قرآن وقراءات وتجوید کے موضوع پر 14 کتابیں، عقائد پر 13 کتابیں آداب پر 7 کتابیں، تفسیر وتاریخ پر 6 کتابیں، اور مختلف موضوعات پر 9 کتابیں تالیف کی ہیں۔() ان تالیفات میں سے کچھ تالیفات تو منظر عام پر آچکی ہیں اور کچھ پر اب بھی مختلف جامعات میں تحقیقی کام ہورہا ہے۔

مخدوم محمد ہاشم مفسر وفقیہ ومفتی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک شاعر وادیب بھی تھے اور انکا شمار سندھ کے مشہور شعراء میں ہوتا ہے۔ مخدوم صاحب نے عربی، فارسی، اور سندھی زبان میں شاعری کی ہے۔ انکی تصانیف میں کفایۃ القاری کا شمار بڑی تصانیف میں ہوتا ہے۔ جس میں انہوں نے قرآن کریم کی تشابہ الفاظ کو ابیات کی شکل میں پیش کیا ہے۔ جو کہ آپ نے الفبائی کی ترتیب سے قلمبند فرمایا۔ یہ کتاب تقریبا 1008 ابیات پر مشتمل ہے۔ اور دوسری کتاب قوت العاشقین میں بھی مخدوم صاحب نے قصیدہ بردہ شریف کے طرز پر عربی میں قصیدہ لکھا ہے اور ساتھ ساتھ انکا ترجمہ بھی سندھی زبان میں کیا ہے، اسکو پڑھنے سے انسان کو دلی سکون ملتا ہے۔() یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں عربی میں آٹھ قصیدہ موجود ہیں، جو "ثمانية قصائد صغار في مدح النبي صلى الله عليه وسلم "کے نام سے مشہور ہیں۔

بطور تحقیقی نمونہ اور تجزیاتی جائزہ ذیل میں مخدوم محمد ہاشم کی کتاب "قصیدہ یاسالکا" میں سے بعض اشعار ذکر کیے جاتے ہیں، یہ بات بھی ملاحظہ ہو کہ ان اشعار کا ترجمہ سندھی زبان میں موجود ہے لیکن یہاں ان عربی اشعار کو اردو ترجمہ بمع شرح و تحقیق پیشے۔

يَا سَالِكًا طُرُقَ الْمَدِيْنَةِ طَيِّبَة
بَلِّغْ تَحِيَاتِيْ إِلَى سَاكِنِ الْحَرَمِ

الفاظ کی معانی: السالک: راستہ چلنے والا. طرق: یہ طریق کی جمع ہے اسکی معنی ہے راستہ. المدینۃ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر یثرب جہاں آپ نے مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر قیام فرمایا. بلغ: پہنچانا، کسی کے پاس کوئی چیز پہنچانا. تحیۃ: اسکی جمع تحیات ہے، اسکی معنی ہے سلام، سلامی.

ساکن: ٹھیرا ہوا، آباد، باشندہ. الحرم: حرم مکہ، مکہ معظمہ کا محفوظ و مقدس مخصوص احاطہ.

اشعار کی تشریح تجزیہ: ان اشعار میں مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی مدینے کو جانے والے مسافر کو مخاطب ہو کر فرمارہے ہیں کہ اے مدینہ کے راستوں پر چلنے والے اور مدینے جانے والے میرا بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرنا۔

فَإِذَا قَدِمْتَ بِهَا يَقُوْلُ مَلَائِكَة
أَهْلًا وَسَهْلًا مَرْحَبًا خَيْرَ مَقْدَم

الفاظ کی معانی: قدمت: شہر یا ملک میں داخل ہونا. یقول: کہنا، بولنا. أهلا و سهلا: خوشآمدید (آپ اپنوں میں آئے اور اچھی جگہ آئے). مرحبا: خوش آمدید، بہت خوب. مقدم: آنے کا وقت، آنا، آمد، ظہور.

اشعار کی تشریح و تجزیہ: جب آپ مدینہ میں داخل ہوگے تو فرشتے بولیں گے کہ خوش آمدید، آپ اپنوں میں آئے اور اچھی جگہ آئے۔

مَتَى دَخَلْتَ مُدْخَلَ صِدْقٍ صِرْتَ مُؤْتَمَنًا
دَارُ الْحَبِيْبِ أَمَانُ الْخَلْقِ كُلِّهِم

الفاظ کی معانی: دخلت: اندر جانا، داخل ہونا. مدخل: داخلہ کا دروازہ، گیٹ. صرت: ایک حال سے دوسرے حال میں منتقل ہونا، ہونا، واقع ہونا، پیش آنا. مؤتمنا: امان دینا (لیکن کیونکہ یہ صیغہ مجہول کا ہے تو اسکا ترجمہ ہوگا امان دیا ہوا).

اشعار کی تشریح و تجزیہ: جب آپ مدینہ میں داخل ہوگئے تو آپ امان میں ہوگئے کیونکہ حبیب کا گھر تو سب مخلوق کے لئے امن کا گہوارا ہے۔

إِذَا مَا رَأَتْ عَيْنَاكَ حُجْرَةَ أَحْمَدَ

فَقُمْ خَاشِعًا مُتَضَرِّعًا ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

الفاظ کی معانی: رأت: آنکھ سے دیکھنا، ادراک کرنا۔ عیناک: آپ کی آنکھیں۔ (اس لفظ کے بہت سے معانی ہیں لیکن یہاں مراد آنکھ ہے اس لئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں، اس مقام پر اصل میں عینا نتھا پھر نحوی قائدہ کی وجہ سے نون گر گیا تو عیناک بن گیا)۔ حجرۃ: کمرہ۔ قم: کھڑا ہونا، سیدھا ہونا، چلتے ہوئے رک جانا۔ متضرعا: انکساری کرنا، اپنی لاچاری و بے بسی کا اظہار کرنا، گڑگڑانا۔

اشعار کی تشریح و تجزیہ: جب تمہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حجرہ مبارک نظر آنے لگے تو بڑی انکساری و عاجزی اور تواضع سے تمام آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھیں۔

وَقُلْ بَيْنَ قَبْرٍ لِلنَّبِيِّ وَمِنْبَرٍ
عَلَيْكَ صَلَاةُ اللهِ يَا صَاحِبَ العلم

الفاظ کی معانی: قل: کہنا، بولنا۔ بین: درمیان، (ظرف ہے)

اشعار کی تشریح و تجزیہ: آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر اور منبر کے درمیان میں کھڑے ہو کر بولیے کہ اے صاحب علم اللہ تعالی کی رحمتیں آپ پر ہوں۔

جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا کہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی ایک حیثیت سے شاعر بھی تھے، جیسا کہ اوپر دیے گئے اشعار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انکو عربی ابیات و اشعار میں کتنی مہارت تھی۔ ڈاکٹر عبدالرسول نے اپنی کتاب مخدوم صاحب کے سوانح حیات میں کچھ عربی کے اشعار ذکر کیے ہیں () جو کہ پیش خدمت ہیں۔

فَطَالَ الْعُمُرُ قَدْ ضَيَّعْتُ فِيْ طَرْبٍ
وفَرط عَيْشٍ واحتساء مُدَاوَمَة()

الفاظ کی معانی: طال: لمبا ہونا۔ ضیعت: کھونا، گم کرنا۔ طرب: خوشی سے جھوم اٹھنے کی کیفیت، مستی، بے خودی، انتہائی خوشی، حال۔ فرط: حد سے تجاوز، شدت و زیادتی۔ مداوۃ: کسی کام پر ہمیشگی اختیار کرنا۔

اشعار کی تشریح و تجزیہ: ان اشعار میں مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں کہ عمر لمبی ہو گئی لیکن ساری کی ساری عمر خوشیوں میں اور عیش عشرت اور خسیس ہمیشگی میں ضایع کر دی۔

عَنَاكِبُ نِسْيَانَ نَسْجَنُ⁰ عَلَى قَلْبِيْ
لِذَلِكَتَاسِي النَّفْسِ كَانَ عَلَامَتِيْ

الفاظ کی معانی: عناکب: مکڑی۔ (یہ جمع کا صیغہ ہے، اسکا مفرد عنکبوت ہے) نسیان: بھولنا۔

تسجن: چھپانا، قید کرنا، بند کرنا۔ تاسي: غمگیں ہونا۔

اشعار کی تشریح و تجزیہ: میرے دل پر مکڑیوں نے بھولنے کے جال بچھا دیے ہیں یہ ہی سبب ہے کہ نفس کا مایوس ہونا اور ناامید ہونا میری علامت ہے۔

مَرَرْتُ بِمُعْوَجِ الطَّرِيْقِ غِوَايَةً
أَطَعْتُ عَدُوًّا لَا يُرِيْدُ اِسْتِقَامَتِيْ

الفاظ کی معانی: مررت: گزرنا، گزر جانا، آگے بڑھ جانا، پار ہو جانا۔ معوج: ٹیڑھا ہونا، مڑنا۔ غوایۃ: گمراہ ہونا، ناکامو محروم ہونا، ہلاک ہونا۔ أطعت: کسی کی فرماں برداری کرنا، کسی کے سامنے جھکنا، تابع ہونا، اشاروں پر چلنا۔

اشعار کی تشریح و تجزیہ: بے سمجھی اور گمراہی کی وجہ سے ٹیڑھے راستے پر چلا ہوں، اور دشمن کی ایسی فرماں برداری کی ہے کہ جو مجھ کو سیدھا کھڑا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

فَخُذْ بِيَدِيْ يَا شَفِيْعَ الْخَلْقِ إِنَّنِيْ
عَلَى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ رَأَيْتُمقَامَتِي

الفاظ کی معانی: خذ: لینا، پانا، حاصل کرنا۔ شفا: ہر چیز کا کنارہ۔ جرف: دریا کا کھوکھلا کنارہ، وادی کا وہ حصہ جس کے نیچے پانی نے گڑھا کر دیا ہو یا کھوکھلا کر دیا ہو۔

اشعار کی تشریح و تجزیہ: اے شافع محشر میرے ہاتھ کو پکڑ لو کیونکہ میں نے اپنا آخری ٹھکانہ دوزخ کے کنارے پر دیکھا ہے۔

فَأَنْتَ الَّذِيْ سَمَّاكَ رَبِّيْ مُحَمَّدًا
وَأَعْطَاكَ غُفْرَانًا وَدَارَ الْمُقَامَةِ.

الفاظ کی معانی: سما: نام رکھنا۔ اعطا: دینا۔

اشعار کی تشریح و تجزیہ: آپ تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جسکا نام اللہ تعالی نے "محمد" رکھا اور آپ کو عطا کیا مقام محمود اور مقام شفاعت ہمارے لئے۔

بطور نمونہ کچھ ابیات مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی کی کتاب "کفایۃ القاری" میں سے ذکر کرتا ہوں، یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہ کتاب جس میں انہوں نے 1008 ابیات ذکر کیے ہیں انکے ادیب ہونے پر واضح دلیل ہے۔

وَأَخِّرْنَ ﴿بِالْقِسْطِ﴾ عَنْ ﴿شُهَدَاء﴾
فِي الْمَائِدَةِ وَاعْكِسْهُ فِي النِّسَاءِ()

حاشیہ میں محقق ڈاکٹر عبدالقیوم نے ان اشعار کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سورۃ مائدۃ

کی آیت نمبر 8 میں ﴿ يَاأَيُّهَاالَّذِينَآمَنُواكُونُواقَوَّامِينَلِلَّهِشُهَدَاءَبِالْقِسْطِ ﴾ میں بالقسط کا لفظ (شہداء) کے لفظ کے بعد آیا۔ لیکن سورۃ نساء کی آیت نمبر 135 میں ﴿يَاأَيُّهَا .الَّذِينَآ .مَنُوا .كُونُوا .قَوَّا .مِينَبِا لْقِسْطِ شُهَدَاءَلِلَّهِ﴾ میں معاملہ اس کے برعکس ہے کہ بالقسط کا لفظ شھداء کے لفظ سے پہلے آیا ہے ()

﴿خَالِقُ ـكُلِّ ـشَيْءٍ﴾ ـقَبْلَهُ ـالتَّهْلِيْلُ
فِي ـالْأَنْعَامِ ـعَكْسُ ـغَافِرِ ـنَزِيْل()

ان ابیات کا خلاصہ یہ ہے کہ سورت انعام آیت نمبر 106 میں " خالق .كل .شيء" سے پہلے تھلیل یعنی "لا .إله .إلا .هو" کا لفظ آیا ہے اور سورت غافر آیت نمبر 26 میں " خالق .كل شيء" کے بعد تھلیلے یعنی "لا إله إلا هو" کا لفظ آیا ہے۔

مذکورہ بالا عربی اشعار کی تحقیق اور تجزیاتی مطالعہ کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی اور اردو زبان کے علاوہ عربی زبان پر مکمل دسترس رکھتے تھے اور مذکورہ بالا اشعار بہترین نمونہ اور دلیل ہیں نیز مخدوم محمد ہاشم کے عربی اشعار کے تحقیقی جائزہ سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ موصوف عربی فصاحت اور بلاغت پر مکمل عبور رکھتے تھے اور قرآن کریم کی آیات سے اقتباس انتہائی عمدگی اور خوبصورتی سے کرتے تھے۔ موصوف کے عربی اشعار میں روانی اور الفاظوں کی سادگی اور نایاب تشبیہ ایک اہم اور نمایاں خوبی ہے۔

مصادر و مراجع

() ص 57، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی، سوانح حیات اور علمی خدمتیں (سندھی) ڈاکٹر عبدالرسول قادری، سندھی ادبی بورڈ جامشورو، 2006ء.

)(https://goo.gl/W2D2UW

() ص54- 55، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی، سوانح حیات اور علمی خدمتیں

() ص55، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سوانح حیات اور علمی خدمتیں ڈاکٹر عبدالرسول قادری، سندھی ادبی بورڈ جامشورو، 2007

() ص11، کفایۃ القاری، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی، محقق ڈاکٹر عبدالقیوم بن عبدالغفور سندھی، مکتبہ امدادیۃ 2007

() ص59، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سوانح حیات اور علمی خدمتیں ڈاکٹر عبدالرسول قادری،

() ص59- 60، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی، سوانح حیات اور علمی خدمتیں (سندھی) ڈاکٹر عبدالرسول قادری، سندھی ادبی بورڈ جامشورو، 2006ء

() ص12-13-14-16، کفایۃ القاری، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی، محقق: ڈاکٹر عبدالقیوم بن عبدالغفور السندی، مکتبۃ

امدادیۃ

() ص111، سوانح حیات محمد ہاشم ٹھٹھوی

() ص112، سوانح حیات مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی

() ڈاکٹر عبد الرسول اپنی کتاب سوانح حیات میں "مداۃ" کا لفظ نقل کیا ہے، لیکن میری تحقیق کے مطابق صحیح لفظ "مداوۃ" ہے۔

() سوانح حیات میں "نسجن" لکھا ہوا ہے، لیکن عربی قواعد کے اعتبار یہ غلط ہے، میری تحقیق کے مطابق صحیح لفظ "تسجن" ہے۔

() ص،53، کفایۃ القاری

ص53، کفایۃ القاری

() ص75، کفایۃ القاري